

آیۃ الکرسی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اُسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔ (صحیح الترغیب والترہیب: 1595)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔ (صحیح بخاری: 5010)

آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اس کے یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صفات کا بھی بیان ہے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ: مضامین اور اہم نکات

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کا مرکزی مضمون ”ہدایت“ ہے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کے بالکل شروع میں اُن لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے سے کتابیں بھیجتا رہا ہے، اسی طرح اُس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی قرآن مجید کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان لائے بغیر ایمان کا دعویٰ قبول نہیں۔ لہذا انسانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ قرآن مجید اور صاحب قرآن ﷺ پر ایمان لے آؤ اور ان کی کامل اطاعت کرو۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کے مضامین کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- ★ سُورَةُ الْبَقَرَةِ کا آغاز اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے بیان سے ہوا ہے۔ اسی ضمن میں انسانوں کی تین قسمیں یعنی مومن، کافر اور منافق بیان کی گئی ہیں۔
- ★ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے، تاکہ انسان کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہو۔
- ★ آیات کے ایک طویل سلسلے میں بنیادی طور پر خطاب یہودیوں سے ہے، جو بڑی تعداد میں مدینہ منورہ کے آس پاس

آباد تھے۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جس طرح انھوں نے ناشکری اور نافرمانی سے کام لیا، اس کا مفصل بیان ہے۔

★ پہلے پارے کے قریباً آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ انھیں نہ صرف یہودی اور مسیحی بلکہ عرب کے بت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے۔ ان سب کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور انھوں نے کبھی کسی قسم کے شرک کو گوارا نہیں کیا۔ اسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اسے قبلہ بنانے کا موضوع زیر بحث آیا ہے۔

★ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے متعلق بہت سے احکام بیان فرمائے گئے ہیں جن میں عبادات سے لے کر معاشرت، خاندانی امور اور حکمرانی سے متعلق بہت سے مسائل ہیں۔

★ سُورَةُ الْبَقَرَةِ میں جن بُرائیوں کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے ان میں سے ایک سُود ہے۔ سُورَةُ الْبَقَرَةِ میں سُود کو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف جنگ قرار دیا گیا ہے۔ سُود ایک ایسی معاشرتی برائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ غربت، سُستی، فضول خرچی اور تنگ دلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سُود کی وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سُود ادا کرنے والے مجبور لوگ کئی بار خودکشی جیسا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

علمی و عملی نکات

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کے مطالعے سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، اُن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. ایمان کا اظہار عمل سے ہوتا ہے، جس میں اولین عمل نماز ادا کرنا ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 3)
2. اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی (رشتے داروں سے بُرا سلوک) کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 26-27)
3. اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور تکبر کرنا شیطانی طرزِ عمل ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 34)
4. انسان کی عظمت اس بات میں ہے کہ بھول یا خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 37)
5. مشکلات اور مصائب میں صبر اور نماز کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 45)

6. موت کی فکر صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 94)
7. سعادت اور فضیلت کا حصول محنت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آزمائشوں اور امتحانات سے گزار کر اعلیٰ مقام و مرتبے سے نوازتا ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 124)
8. صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ایمان اور عقیدے کو معیار اور مثالی نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 137)
9. اہل کتاب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّینَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوب پہچانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسولِ برحق ہیں لیکن حسد اور عناد کی وجہ سے جانتے بوجھتے ہوئے اُنھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کا انکار کیا۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 146)
10. بندہ اگر دیکھنا چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے کتنا یاد رکھتا ہے تو وہ دیکھے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا کتنا ذکر کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو یاد رکھتا ہے، یہی بندے کی کامیابی ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 152)
11. ایمان کے کمال کی علامت یہ ہے کہ بندہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 165)
12. اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والوں کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 186)
13. دُنیا پرست صرف دنیاوی چیزوں کی دعائیں کرتے ہیں۔ وہ آخرت میں نعمتوں سے محروم ہوں گے جب کہ نیک بندے دنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 200-202)
14. اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کی یہ ترتیب بتائی ہے کہ پہلے والدین، رشتہ داروں اور پھر دیگر حاجت مندوں پر خرچ کیا جائے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 215)
15. انسان اپنی لاعلمی یا ناقص علم کی وجہ سے فائدہ کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 216)
16. جس قوم میں اجتماعی بزدلی آجائے وہ زوال اور ہلاکت سے نہیں بچ سکتی۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 234)
17. دین میں کوئی جبر نہیں یعنی دین قبول کرانے میں کسی پر جبر اور زبردستی جائز نہیں۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 256)
18. احسان جتلانے، دکھاوا کرنے اور تکلیف پہنچانے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 264)
19. قرض کے معاملات کو تحریر میں لانے اور اُن پر گواہ بنانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 282)
20. سود سے حاصل ہونے والے مال میں برکت نہیں ہوتی۔ اس کا انجام مفلسی اور تباہی ہے۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 282)
21. انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اُسے اچھے اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب دیا جائے گا۔ (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: 286)